3۔نواب محسن الملک ـــــ ڈاکٹر مولوی عبدالحق

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 22 : ○ **وجاہت:** حسن، خوبصورتی ○ **خوش بیانی:** عمدہ گفتگو کرنا ○ **فیاضی:** سخاوت ○ **ممتاز:** منفرد، نمایاں ○ **صفات:** خوبیاں ○ **خطاب:** حکومت کی طرف سے عطا کیا گیا اعزاز ○ **انکل:** اندازہ، ○ **مسمّٰی:** جس کا نام رکھا گیا ہو ○ **مطلق:** بالکل ○ **پارس:** وہ پتھر جس سے چھو کر لوہا سونا بن جاتا ہے، ○ **موزوں:** مناسب ○ **کندن:** خالص سونا ○ **بار:** بوجھ ○ **معاوضہ:** اُجرت، بدلا ○ **زیر بار منت:** احسان کے بوجھ تلے دبا ہوا ○ **حائل:** رکاوٹ ○ **دُودھ کی مکھی کی طرح نکال پھینکنا:** کوئی پروا کیے بغیر تعلق توڑ لینا ○ **ناگوار:** ناپسندیدہ ○ **دل شکن:** دل توڑنے والا۔

صفحہ نمبر 23 : ○ **جوہر قابل:** غیر معمولی صلاحیتیں رکھنے والا انسان ○ **تاک میں:** تلاش میں ○ **سیاست دانی:** سیاست کی سمجھ بوجھ ○ **تدبر:** غور و فکر ○ **رسا:** پہنچ رکھنے والا ○ **عبور:** مہارت ○ **فارن منسٹر:** وزیر خارجہ ○ **لوہا ماننا:** تسلیم کرنا ○ **نظم و نسق:** انتظام ○ **انفرادی:** ذاتی ○ **اجتماعی:** مجموعی ○ **بجٹ:** آمدن اور اخراجات کا تخمینہ ○ **مرتب کرنا:** ترتیب دینا، تیار کرنا ○ **فنانس:** مالیاتی امور ○ **مال گزاری:** ٹیکس وصول کرنے کا محکمہ ○ **سوانح نویس:** حالاتِ زندگی تحریر کرنے والا ○ **ہر دلعزیز:** جس سے ہر خاص و عام محبت کرے ○ **اقتدار:** حکومت ○ **منصب:** عہدہ ○ **کہرام مچنا:** رونے کا شور ہونا ○ **ٹھٹھ:** مجمع ○ **دل موہ لینا:** دل جیت لینا ○ **اسباب:** وجوہات

صفحہ نمبر 24 : ○ **دولت:** حکومت ○ **اقبال:** خوش قسمتی، شان و شوکت ○ **جاہ و ثروت:** عہدہ اور مال ○ **قلم فرسائی کرنا:** لکھنا ○ **نیچری:** نیچر کو کائنات کی بالادست قوت سمجھنے والا فرقہ ○ **مرشد:** پیر ○ **بدعقیدہ:** برے عقیدے والا ○ **اوڑھنا بچھونا:** کل اثاثہ، وہ کام جسے مکمل وابستگی سے اختیار کر لیا جائے ○ **حلقہ:** گروہ ○ **تان ٹوٹنا:** بات ختم ہونا ○ **حالی:** مشہور شاعر، سوانح نگار اور نقاد، مسدس ''مدوجزر اسلام'' کے خالق مولانا الطاف حسین حالی ○ **مولوی مشتاق حسین:** وقار الملک مشتاق حسین، تحریک آزادی کے عظیم رہنما ○ **شبلی:** شاعر، ادیب اور عالم دین ''سیرت النبی ﷺ'' کے مصنف علامہ شبلی نعمانی ○ **چراغ علی:** سرسیّد کے ایک اہم رفیق کار ○ **نذیر احمد:** اُردو کے پہلے ناول نگار اور سرسیّد کے رفیق ○ **میلاد پڑھنا:** محفل میلاد میں نعت خوانی کرنا ○ **وعظ کہنا:** مذہبی تقریر کرنا ○ **نہج:** انداز، ○ **فصاحت:** زبان کی صفائی اور عمدگی ○ **تسلسل بیان:** بیان کا مربوط ہونا ○ **نمایاں:** واضح ○ **منہ سے پھول جھڑنا:** بہت پیاری گفتگو کرنا ○ **شیرینی:** مٹھاس ○ **لیاقت:** قابلیت ○ **آبدیدہ ہو جانا:** آنکھیں بھر آنا

صفحہ نمبر 25 : ○ **گراں قدر:** قیمتی ○ **اندیشہ:** خدشہ ○ **عطیہ:** عطا کی ہوئی چیز ○ **ظرافت:** مزاح ○ **ممتعض:** غضب سے بھرا ہوا ○ **مکدر:** ناراض ○ **بشاش:** خوش ○ **شگفتہ:** تروتازہ ○ **چاشنی:** مٹھاس ○ **مہر آمیز:** محبت سے بھرا ہوا ○ **ہمت افزائی کرنا:** ہمت بڑھانا ○ **تعمیل کرنا:** عمل کرنا ○ **تندہی:** محنت

○ ملکہ: مہارت ○ بھانپ لینا: پہچان لینا ○ بدوں: بروں ○ مذاق: ذوق ○ لکھا پڑھی شروع کر دی: تحریری کاوشیں شروع کر دیں۔

صفحہ نمبر 26: ○ شاہراہ: بڑا راستہ، بڑی سڑک ○ گامزن ہونا: چلنا ○ داغ بیل ڈالنا: بنیاد رکھنا

سبق کا خلاصہ

وجاہت، ذہانت، خوش بیانی اور سخاوت محسن الملک کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ خطاب یا نام رکھتے وقت شخصیت کی خصوصیات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا لیکن محسن الملک کا خطاب ان کے لیے انتہائی مناسب ثابت ہوا وہ پارس پتھر تھے۔ چھونے والا سونا بن جاتا تھا۔ ایک بار سلام کرنے والے کو بھی ہمیشہ یاد رکھتے دشمن بھی ان کے احسانات کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے۔ سیاسی مصلحت کی بنا پر بعض اوقات انہیں کچھ لوگوں کو عہدوں سے الگ کرنا پڑا لیکن انہوں نے یہ کام اس سلیقے سے کیا کہ لوگ دعائیں دیتے گئے اور عمر بھر شکر گزار رہے۔ ریاست حیدر آباد، میں محسن الملک کے تدبر، سیاسی مہارت، انتظامی قابلیت اور معاملہ فہمی کے جوہر کھلے وہ پیچیدہ معاملات آسانی سے سلجھا لیتے تھے۔ وہ اگر ترکی یا کسی اور سلطنت کے وزیر خارجہ ہوتے تو دُنیا میں بہت شہرت حاصل کرتے اہل حیدر آباد پر ان کے بے شمار احسانات ہیں انہوں نے بندوبست کا محکمہ قائم کیا انگریزی نگرانی کے بعد مصر میں تیار ہونے والے بجٹ کے نمونے پر ریاست کا بجٹ مرتب کیا۔ فنانس اور مال گزاری میں کئی اصلاحات کیں۔ حیدر آباد میں کسی شخصیت کو محسن الملک کی سی مقبولیت اور محبوبیت حاصل نہیں ہوئی دور اقتدار میں تو لوگ گرویدہ ہوتے ہی ہیں لیکن شخصی مقبولیت کی حقیقت اقتدار سے محروم ہونے پر کھلتی ہے۔ محسن الملک کو رُخصت کرنے کے لیے حیدر آباد سٹیشن پر ہزاروں غریب، بیوائیں اور یتیم جمع ہو گئے تھے اور کہرام مچ گیا تھا۔

محسن الملک نے ہوش سنبھالا تو مسلمانوں کی مذہب سے محبت عروج پر تھی۔ حکومت اور جاہ و ثروت سے محروم ہونے کے بعد انسان مذہب ہی میں پناہ ڈھونڈتا ہے۔ مسلمان اپنے مذہب کے حوالے سے بہت حساس ہو گئے تھے۔ اس وقت ہر مصنف یا ادیب نے مذہبی موضوعات پر لکھا حتیٰ کہ عام مسلمانوں میں نیچری کہلانے والے بھی پیچھے نہ رہے۔ سر سیّد اور ان کے ساتھیوں کی تان مذہب پر ہی ٹوٹتی تھی۔ محسن الملک ابتدا ہی سے میلاد پڑھتے اور وعظ کہتے تھے ان کی خالص مذہبی تصنیف تو ایک ہی ہے لیکن تمام تحریروں کا موضوعاتی تعلق اسلام یا مسلمانوں ہی کے ساتھ ہے وہ اعلیٰ درجے کے ادیب نہیں لیکن تحریر میں ادبیت کی شان ہے۔ فصاحت اور روانی خاص اوصاف ہیں۔ انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن تراجم کا مطالعہ کرتے تھے ان کے مضامین میں مغربی خیالات کی ترجمانی نمایاں ہے۔

محسن الملک خوش بیان مقرر تھے آواز شیریں اور دلکش تھی ان کی قوت بیان کا لوہا مخالفین بھی مانتے تھے۔ سر سید احمد خان کے کٹر مخالف بدر الدین طیب جی کے سامنے ایسی پر درد تقریر کی کہ دونوں آبدیدہ ہو گئے اور بدر الدین نے علی گڑھ کالج کے لیے گراں قدر عطیہ دیا اور بعد میں بمبئی میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے

اجلاس کی صدارت بھی کی۔ بڑے جلسوں میں بدنظمی کا خدشہ پیدا ہوتا تو نواب محسن الملک کی خوش بیانی اور ظرافت لوگوں کے غصے کو شگفتگی میں بدل دیتی۔ تقریروں میں ظرافت کی مٹھاس بہت لطف دیتی تھی۔

وہ دوسروں سے کام لینا جانتے تھے۔ ملازموں اور ماتحتوں سے ایسا حسنِ سلوک کرتے کہ وہ ان کے کام کو اپنا ذاتی کام سمجھتے تھے اور وقت پر جان لڑا دیتے تھے۔ مردم شناسی کی ایسی صلاحیت تھی کہ مختصر ملاقات میں آدمی کو پہچان جاتے تھے، وہ صرف نیکوں ہی سے نہیں بدوں سے بھی اچھے طریقے سے کام لیا کرتے تھے۔ مطالعے کا بہت شوق تھا۔ اخبارات، اُردو، عربی، فارسی کتب پڑھتے انگریزی اخبارات اور مضامین پڑھوا کر سنتے اپنی پسندیدہ انگریزی کتب کا ترجمہ کرواتے تھے۔ سرسیّد کے انتقال سے کچھ پہلے ہی ہندوؤں نے اُردو کی مخالفت شروع کردی تھی بعد میں مخالفت نے اور زور پکڑا۔ اُردو کے تحفظ کے لیے بنائی گئی انجمن کا جلسہ لکھنؤ میں ہوا جس میں محسن الملک کی تقریر سے لوگوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ سرسید کے بعد محسن الملک نے ان کا کام جس طرح سنبھالا وہ عظیم کارنامہ ہے۔ محسن الملک کا کام اِن کی سب سے بڑی یادگار ہے۔

مشقی سوالات

1۔ سبق کے متن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

الف: نواب محسن الملک کو ریاست کے نظم و نسق اور حکومتی معاملات پر کس حد تک عبور حاصل تھا؟

جواب: نواب محسن الملک اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے مالک اور مدبر تھے۔ ریاست حیدرآباد (دکن) میں بندوبست کا محکمہ انھوں نے قائم کیا۔ فنانس اور مال گزاری میں اصلاحات کے علاوہ انھوں نے ریاست کا بجٹ بھی مرتب کیا، جس سے حکومتی معاملات پر ان کی دسترس کا اظہار ہوتا ہے۔

ب: نواب محسن الملک ریاستی عوام میں کس حد تک ہردلعزیز تھے؟

جواب: حیدرآباد (دکن) میں کسی کو نواب محسن الملک جیسی مقبولیت اور ہردلعزیزی حاصل نہیں ہوئی۔ محسن الملک حیدرآباد چھوڑ کر جانے لگے تو ریلوے سٹیشن پر ہزاروں آدمی انھیں رخصت کرنے کے لیے موجود تھے، جن میں سے سیکڑوں زاروقطار رو رہے تھے۔

ج: نواب محسن الملک کی تحریر کی خصوصیات کیا ہیں؟

جواب: نواب محسن الملک کی تحریر میں ادبیت کی شان پائی جاتی ہے۔ روانی، فصاحت اور تسلسل بیان ان کی تحریر کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ وہ انگریزی نہیں جانتے تھے مگر انگریزی کتب پڑھوا کر سنتے یا تراجم کا مطالعہ کرتے تھے۔ اسی لیے ان کے مضامین میں مغربی خیالات کی ترجمانی صاف نظر آتی ہے۔

د: نواب محسن الملک کی تقریر کا انداز کس حد تک دلکش تھا؟

جواب: نواب محسن الملک کی آواز میں مٹھاس اور کشش تھی۔ تقریر کرتے تو منہ سے پھول جھڑتے تھے۔ گفتگو کرنے والے ان کی ذہانت اور لیاقت کے قائل ہو جاتے۔ ان کی خوش بیانی کو مخالفین بھی تسلیم کرتے تھے۔